دھام سے منائی گئی تھی۔ یہ خاص نمبر بھی اسی تقریب کے سلسلہ میں ہے۔ ادارہ نے یہ خوب کیا کہ جدید اور غیر مطبوعہ مضامین کی پابندی نہیں کی۔ اس بنا پر اگرچہ مضامین قدیم وجدید دونوں قسم کے ہیں لیکن موضوع سے متعلق بہترین مضامین کا ایک قابل قدر مجموعہ مرتب ہوگیا ہے۔ چنانچہ اس شمارہ میں مختلف مباحث ومسائل قرآن پر مولانا ابوالکلام آزاد۔ سید سلیمان ندوی۔ مولانا فراہی۔ ڈاکٹر حمید اللہ۔ مولانا محمد امین احسن اصلاحی اور دوسرے اکابر علم کے مضامین شامل ہیں ایک طویل مقالہ " ونزلنا علی عبدنا " کے عنوان سے تبصرہ نگار کا بھی ہے لیکن خاکسار راقم الحروف کو بالکل یاد نہیں کہ یہ مضمون کب لکھا تھا؟ اور کہاں چھپا تھا؟ اور نیز یہ کہ یہ مقالہ ہی ہے یا کسی کتاب کا کوئی ٹکڑا ہے۔ یہ لکھنا اس لئے ضروری ہوا کہ کل کلاں کو یہ ثابت ہو کہ یہ مضمون دراصل تھا کسی ا... کا لیکن اُس پر نام غلطی سے راقم کا پڑ گیا تو وہ صاحب راقم الحروف پر چوری کا الزام نہ لگائیں۔ بہرحال مضامین کے ساتھ ایک حصہ نظموں اور قطعات تاریخ کے لئے مخصوص ہے اور یہ بھی معیاری اور منتخب ہے اس کا مطالعہ ہم خرما وہم ثواب کا مستحق ہوگا۔ گذشتہ خاص نمبروں کی طرح یہ نمبر بھی بہمہ وجوہ کامیاب ہے۔

آج کل دہلی کا اردو تحقیق نمبر - مرتبہ جناب عرش ملسیانی وغیرہ۔ تقطیع کلاں۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ پتہ:۔ گورنمنٹ پبلیکیشنز ڈویژن پوسٹ بکس ۲۰۱۱ - دہلی۔

اگرچہ کہنے کو اس میں گنے چنے سات مضامین ہیں۔ لیکن اردو زبان میں تحقیق کا کام کرنے والوں کے لئے خصوصاً اور دوسرے ارباب ذوق کے لئے عموماً ان مضامین میں بڑے کام کی باتیں اور بہت مفید معلومات یکجا ہوگئی ہیں۔ چنانچہ تحقیق کے اصول مشہور محقق قاضی عبدالودود نے بتائے ہیں۔ مخطوطات کی تلاش اور اُن سے استفادہ کیونکر ہوتا ہے؟ اس پر مالک رام صاحب نے گفتگو کی ہے۔ ہندوستان میں اُردو تحقیق کی رفتار کیا ہے؟ اور یہاں تحقیقی ادارے کون کونسے ہیں اور اُن کے کام کیا ہیں؟ یہ دونوں داستانیں علی الترتیب ڈاکٹر گیان چند اور سید صباح الدین عبدالرحمٰن نے سُنائی ہیں۔ اُردو کے چند نامور محققین اور اُن کے کارناموں کا تعارف سید علی جواد